مہیج الاحزان
علامہ حسن بن محمد علی یزدی
ولی العصر ٹرسٹ

مہیج الاحزان

تالیف
آقائی حسن بن محمد علی یزدی

مترجم
مولانا سید ظل حسنین زیدی سرسوی

پیش کش :۔ سید محمد شبیر عباس

ولی العصر ٹرسٹ
رتہ متہ ضلع جھنگ

نام کتاب ——— مہیج الاحزان

نام مولف ——— آغائی حسن بن محمد علی یزدی

نام مترجم ——— مولانا سید ظل حسین زیدی سرسوی

سال طباعت ——— ۱۹۹۱ء بمطابق ۱۴۱۱ھ

تعداد ——— ۱۰۰۰

کتابت ——— حضرت کیلیانوالہ

مطبع ———

ہدیہ ———

ناشر ———

ولی العصر، رتہ متہ ضلع جھنگ

اسٹاکسٹ

افتخار بک ڈپو۔ مین بازار اسلام پورہ لاہور

اور وہ اس مقام پر ٹھہر گئے۔ میں نے جبرئیل سے سوال کیا اے اخی جبرئیل کیا بات ہے کہ اس جگہ سے آگے نہیں بڑھتے۔ جبرئیل نے کہا کہ یا رسول اللہ میں اس مقام سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اگر ایک اونگلی کی برابر بھی اس جگہ سے تجاوز کروں تو میرے بال و پر جل جائیں گے۔ پس جبرئیل اسی جگہ رہ گئے اور میں عالم نور میں اس مقام تک پہنچا کہ جہاں تک نظر قدرت میں میرا مقام تھا۔ پھر خداوند عالم نے مجھ پر وحی کی۔

یا محمد اِنّی اطلعت علی الارض اطلاعًا فاخترتک منھا۔

یعنی کہ خدا نے فرمایا اے محمدؐ میں نے زمین پر نگاہ علمی کی تو میں نے تجھے منتخب کر لیا۔ اور اپنی نبوت و رسالت کے لیے چن لیا۔ دوسری مرتبہ نگاہ علمی ڈالی تو میں نے علیؑ کو چن لیا اور تمہارا وصی و وارث علوم قرار دیا۔ اور پھر اس کے صلب سے تمہاری ذریت کے ائمہ ہدیٰ کو چن لیا اور ان کو خلعت عصمت سے آراستہ کیا۔ امام بنایا۔ اور اے ہمارے رسولؐ۔ فَلَوْلَاکُمْ ماخلقتُ للدُّنیا والاخرۃ ولاجنّۃ والنّار پس اگر تم نہ ہوتے تو میں نہ اس دنیا کو خلق کرتا نہ آخرت اور نہ جنت و دوزخ پیدا کرتا۔ یہیں سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ جنت محمد و آل محمد کے دوستوں اور ان پر ایمان لانے والوں اور حرمت پر قرار رکھنے والوں کے لیے تھے اور دوزخ ان کے دشمنوں کے لیے ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ میں ایک روز حضرت رسول خداؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اَرِنی الحقّ حتّٰی انظُر اِلیہ۔ کہ مجھے حق کو اس طرح دکھا دیجئے کہ میں اپنی آنکھ سے دیکھ لوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس پردہ کے اندر جاؤ۔ میں پردہ میں گیا۔ تو میں نے دیکھا کہ حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام رکوع سجدہ کی حالت میں ہے۔ نماز

پڑھ رہے ہیں اور جب آپ نے نماز ختم کی تو بارگاہ ایزدی میں یوں عرض پرداز ہوئے کہ اَللّٰهُمَّ بِحُرمَةِ مُحَمَّدٍ عَبدِكَ وَرَسُولِكَ اغفِر لِلخَاطِئِينَ مِن شِيعَتِي خداوندا تو اپنے حبیب محمد بن عبداللہ کے صدقے میں میرے شیعوں کے گناہوں کو معاف کر دے ان کو بخش دے۔ عبداللہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں یہ دیکھ کر پردے سے باہر آگیا۔ لیکن میں نے دیکھا کہ رسول خدا نماز میں مشغول ہیں اور اس طرح دعا فرما رہے ہیں کہ اَللّٰهُمَّ بِحُرمَةِ علی ابن ابی طالب صلوٰت اللہ وسلامہ علیہ اغفر للعاصین من اُمَّتی۔ خداوندا بحق علی ابن ابی طالب علیہ السلام کہ میری امت کے گناہگاروں کی خطاؤں کو معاف کر دے ان کی خطاؤں سے درگزر کر۔ ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں یہ واقعہ دیکھ کر حیران رہ گیا اور مجھ پر خوف طاری ہو گیا کہ خدایا یہ ماجرا ہے کہ علیؑ دعا میں نبی پاک کو وسیلہ بنا رہے ہیں اور کہا لے ابن مسعود کیا ایمان لانے کے بعد کفر کی طرف جا رہے ہو۔ میں نے عرض کیا معاذ اللہ ایسا تو نہیں ہے۔ خدا کی پناہ میں کفر کی طرف کیوں جاتا۔ میں نے تو یہ عجیب بات دیکھی ہیں کہ علی ابن ابی طالب آپ کی حرمت کا واسطہ دے کر دعا کر رہے ہیں۔ اور آپ بہ نفس نفیس علیؑ کی حرمت کا واسطہ دے کر دعا فرما رہے ہیں۔ یارسول اللہ پھر یہ بھی ظاہر فرمائے کہ آپ دونوں میں کون افضل ہے۔ پس آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خداوند عالم نے مجھے "علیؑ، فاطمہؑ" حسن اور حسینؑ کو تمام مخلوقات سے ہزاروں سال پہلے خلق فرمایا جب کہ مخلوقات میں کچھ نہ تھا اور ہم سب اس وقت تسبیح خدا کر رہے تھے۔ پس خداوند عالم نے میرے نور کو شگافتہ کیا اور اس نور سے آسمانوں اور زمینوں کو خلق فرمایا۔ بخدا میں آسمانوں اور زمینوں سے افضل ہوں۔ پھر نور علیؑ کو شگافتہ کیا اور اس نور سے آسمانوں اور زمینوں کو خلق فرمایا۔ بخدا علیؑ آسمانوں اور زمینوں سے افضل ہوں پھر نور علیؑ کو شگافتہ کیا اور

اس سے عرش و کرسی بنائے پس علیؑ اجل من العرش و الکرسی
کہ علیؑ عرش و کرسی سے بزرگ تر ہے۔ ارفع و اعلیٰ و بلند تر ہے۔ پس نور حسنؑ کو شگافتہ
کیا اور اس سے لوح و قلم خلق ہے۔ پس حسنؑ لوح و قلم سے افضل ہے۔ پھر نور حسینؑ
کو شگافتہ کیا تو اس سے بہشت و دوزخ خلق کئے اور حسینؑ ان سے افضل ہے۔
(از مترجم اس ظاہر ہوتا ہے کہ امام حسینؑ کو حق شفاعت عالم نوری سے حاصل ہے۔
پس تمام عوالم مشارق و مغارب تاریک تھے۔ جنہوں نے بسوئے حضرت احدیت عرض
کیا کہ اللّٰھُمَّ بحرمۃ ھٰذہِ الاشباح الّتی خلقتھم اِلّا مَا فرجت لنا
من ھٰذہِ الظلمۃ۔ یعنی کہ خداوندا ان اشباح مقدسہ کی حرمت
و بزرگی کا واسطہ ہماری اس تاریکی کو دور فرما۔ اور ہمیں اس تاریکی سے نجات دے۔ پس
حق تعالےٰ نے ایک روح کو خلق فرمایا اور اس کو ایک دوسری روح سے نزدیک کیا۔
اس سے ایک نور ظاہر ہوا۔ اور پھر تاریکی دور ہوں اور اس نور کا نام زہراؑ قرار دیا۔ لفظ
زہرا کے معنی ہیں روشنی دینے والا۔ فرمایا اے ابن مسعود جب قیامت کا دن ہوگا تو حق تعالیٰ
مجھ سے اور علیؑ سے خطاب فرمائے گا کہ اَدْخِلَا الجنّۃ مَنْ شئتما
و اَدْخِلَا النّار مَنْ شئتما۔ یعنی کہ جس کو تم چاہو داخل بہشت کرو
اور جسے چاہو داخل جہنم کرو۔ اسی چیز کی طرف قرآن مجید میں خداوند عالم نے ارشاد فرمایا
ہے۔ اَلْقِیَا فِی جَھَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیْدٍ۔ (آیت ع۲۳ سورۃ ق)
یعنی تم دونوں ہر سرکش اور ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو (از مترجم۔ مسند امام احمد بن
حنبل میں ہے کہ اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ خدا نبیؐ و علیؑ سے فرمائے گا کہ تم دونوں
اپنے دوستوں کو بہشت میں داخل کرو اور اپنے دشمنوں کو داخل جہنم کرو)۔ اور آنحضرت
نے فرمایا ہے کہ کافر وہ شخص ہے جو میری نبوت کا انکار کرے اور عنید وہ شخص ہے کہ

کہ جو علی اور اولادِ علیؑ اور شیعیان علیؑ سے دشمنی رکھے۔

سلار دیلمی نے اپنی کتاب ارشاد القلوب میں اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوذرؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ملاءِ اعلیٰ میں اسرافیل نے جبرئیل پر اپنی فوقیت ظاہر کی اور افتخار کیا کہ میں اے جبرئیل تم سے بہتر ہوں جبرئیل نے کہا کہ کیونکر بہتر ہو۔ اسرافیل نے کہا کہ میں ملائکہ و املان عرش کا صاحب ہوں اور میں صور پھونکنے پر مامور ہوں پس میں مقرب ترین ملائکہ میں سے ہوں جس پر جناب جبرئیل نے کہا کہ میں تم سے زیادہ بہتر و برتر ہوں کہ میں امین وحی الٰہی ہوں۔ اور خدا کے انبیاء کی طرف رسولؑ ہوں۔ یعنی پیغام الٰہی پہنچانے پر مامور ہوں۔ اور میں صاحب خسوف ہوں۔ یعنی زمین میں اتر جانے والا ہوں۔ اور میں صاحب قذوف یعنی لنگر ے والا ہوں۔ اور میں قوموں پر زمین میں عذاب نازل کرنے والا ہوں اور قوموں کو عذاب آسمانی سے ہلاک کرنے والا ہوں۔

خدا جب کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے۔ تو میرے ہی ہاتھوں عذاب نازل ہوتا ہے۔ غرض کہ باہمی مفاخرہ نے جب طول پکڑا۔ تو دونوں ملک خدائے تعالےٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنا مفاخرہ احکم الحاکمین اب ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں پیش کیا خداوند عالم نے ان پر وحی کی کہ اے میرے ملائکہ اُسکتا و عزّتی و جلالی لقد خلقت مَن ھُوَ خَیرٌ مِنکُمَا۔ خوش رہو مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے۔ کہ میں نے ایک ایسی مخلوق بھی پیدا کی ہے کہ جو تم سے مرتبہ و جلالت میں بزرگ تر ہے اور تم اس کے مقابل جس قدر کم تر ہو۔ اچھا تم ساق عرش کی طرف نظر کرو۔ جب ان دونوں نے ساق عرش پر نظر کی تو دیکھا کہ اس پر تحریر ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ وَّ عَلِیٌّ وَالحَسَنُ وَالحُسَینُ۔ اور بعض روایات میں یہ ہے کہ اسم علیؑ کے بعد